21170 ـ صرف فرضی نمازوں پر ہی اقتفاء کرنا چاہتا ہے اور نفلی نماز ادا نہیں کرنا چاہتا

سوال

کیا اگر میں صرف فرضی نمازیں ہی ادا کروں اور غیر فرضی چھوڑ دوں تو مجھے کوئی گناہ ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نوافل کی ادائیگی عظیم امور میں سے ہے جو بندے کے لیے اللہ تعالی کی محبت کو واجب کرتی ہے، اور اس کی بنا پر جنت اور رحمت واجب ہو جاتی ہے، بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کا فرمان ہے: جس نے میرے ولی کے ساتھ دشمنی کی تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیتا ہوں، اور میری فرض کردہ میں سے مجھے محبوب اشیاء کے ساتھ میرا تقرب حاصل کرتا ہے، میرا بندہ جب نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں، اور جب میں اس سے محبت کرنے لگوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بنا جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اور اسکی ٹانگ بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6502).

لہذا مسلمان کو چاہیے کہ وہ بلند ہمت اور قوی العزم ہو، کسی کم تر پر راضی نہ ہو، بلکہ دینی امور میں اسے اکمل اور افضل اشیاء تلاش کرنی چاہیے جس طرح وہ دنیاوی معاملات میں کرتا ہے.

اور اسکے ساتھ جب مسلمان شخص صرف فرضی نماز پر ہی اکتفاء کرے تو اس میں کمی واقع نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ گنہگار ہوتا ہے، اگرچہ علماء کرام کے ہاں سنت کو مستقل طور پر ترک کرنا قابل مذمت امر ہے، حتی کہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جس نے وتر ترک کیا وہ برا آدمی ہے اس کی گواہی قبول نہیں کرنی چاہیے.

بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایك شخص

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آيا حتى كہ قريب آ گيا تو وہ اسلام كے متعلق دريافت كر رہا تھا:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: دن اور رات ميں پانچ نمازيں ادا كرنا، تو اس شخص نے كہا: كيا مجھ پر اس كے علاوہ بھى ہيں؟ تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: نہيں، ليكن يہ كہ تم نفلى نماز ادا كرو

راوى كہتے ہيں: رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اسے زكاۃ كے متعلق بھى كہا تو وہ كہنے لگا: كيا ميرے ذمہ اس كے علاوہ بھى ہے؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: نہيں، ليكن يہ كہ تم نفلى زكاۃ دو.

راوى كہتے ہيں: وہ شخص يہ كہتا ہوا واپس پلٹا كہ اللہ كى قسم ميں نہ تو اس سے زيادہ كرونگا اور نہ ہى اس ميں كچھ كمى كرونگا.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: اگر اس نے صدق اختيار كيا تو يہ كامياب ہے"

صحيح بخارى حديث نمبر (46) صحيح مسلم حديث نمبر (11).

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

احتمال ہے كہ: نفلى نماز ادا نہ كرنا چاہتا ہو، اس كے ساتھ كہ وہ فرائض ميں كچھ كمى نہ كرے، تو بلاشك يہ شخص كامياب ہے، اگرچہ اس كا مستقل طور پر سنت ترك كرنا قابل مذمت ہے، اور اس طرح اس كى گواہى بھى رد ہو گى، ليكن يہ ہے كہ وہ گنہگار نہيں بلكہ نجات يافتہ ہے. واللہ اعلم.

ديكھيں: شرح مسلم للنووى (1 / 121).

ميرے بھائى اللہ آپ پر رحم كرے آپ كو علم ہونا چاہيے كہ نوافل بہت زيادہ اجروثواب كے باعث ہيں، اور ان كى ادائيگى ميں عظيم فضل ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" روز قيامت بندے كے اعمال ميں سے اس كى نماز كا حساب ہو گا، اگر تو اس كى نماز درست ہوئى تو وہ كامياب اور نجات حاصل كرلے گان اور اگر اس كى نماز ہى درست نہ ہوئى تو وہ خائب و خاسر ہے، اور اگر اس كى فرائض ميں كچھ كمى و كوتاہى ہوئى تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ديكھو ميرے بندے كى كوئى نفلى نماز ہے ؟

تو اس نفلى نماز سے اس فرائض كى كمى كو پورا كيا جائےگا، پھر سارے اعمال اسى طرح ہونگے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (413) سنن ابو داود حدیث نمبر (864) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے دن اور رات میں بارہ رکعت ادا کیں اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر کیا جاتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (728).

اللہ تعالی آپ کو بلند امور کی توفیق عطا فرمائے اور اعمال صالح اور اچھی بات کرنے میں آپ کی معاونت فرمائے.

واللہ اعلم .